تحریک جدید کے سال نو کا اعلان
جماعتہائے عالمگیر کی بے مثال قربانیوں کا تذکرہ

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم نومبر ۱۹۹۱ء بمقام بیت الفضل لندن)

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:

آج کے خطبہ میں دو موضوع میرے پیش نظر ہیں سب سے پہلے تو تحریک جدید کے نئے سال کا آغاز کرنا ہے اور اس کے بعد پھر گھنٹوں تک غالباً رات کو کسی وقت جماعت جاپان کا سالانہ جلسہ شروع ہوگا اور ان کی یہ خواہش تھی کہ میں براہ راست اس جلسے میں ان سے خطاب کروں۔ یہ چونکہ ایک ایسی نئی رسم پڑ جاتی جس کو نبھانا میرے لئے اور بعض دوسری جماعتوں کے لئے بھی مشکل ہو جاتا اس لئے ان سے میں نے معذرت کی لیکن چونکہ وہ جماعت خدا کے فضل سے بہت ہی مخلص اور بعض پہلوؤں سے امتیازی شان رکھنے والی جماعت ہے اس لئے ان کی دلداری کی خاطر یہ تدبیر میں نے نکالی کہ خطبہ جمعہ میں کچھ وقت کے لئے ان کو بھی مخاطب ہو جاؤں گا اور وہ یہی کیسٹ ان لوگوں کے لئے جلسے میں چلا دیں گے جو براہ راست نہیں سن رہے تو اس طرح گویا ان کے جلسے کا آغاز اس جمعہ کے ساتھ ہی ہو جائے گا۔ پس یہ دو باتیں ہیں جو میں آج احباب جماعت کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

تحریک جدید کا آغاز حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۹۳۴ء میں احرار موومنٹ کے رد عمل کے طور پر مگر الٰہی منشاء کے تابع فرمایا تھا یعنی بظاہر تو اس کا تعلق مجلس احرار کی اس مخالفانہ جدوجہد سے ہے جس

میں انہوں نے یہ عہد و پیمان باندھے تھے اور بڑے بڑے دعاوی کئے تھے کہ ہم اپنے آپ کو احمدیت کو مٹا دینے کے لئے وقف کرتے ہیں اور ہمارا مقصد حیات یہی ہے کہ احمدیت کو صفحہ ہستی سے نابید کر دیا جائے۔ چنانچہ عطاء اللہ شاہ بخاری نے ۱۹۳۳ء کے لگ بھگ قادیان کے جلسہ میں یہ اعلان کیا تھا کہ آپ دیکھیں گے کہ ہم منارۃ المسیح کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے اور قادیان میں کوئی مرزا غلام احمد کا نام لیوا باقی نہیں رہے گا۔ یہ وہ بلند دعاوی تھے جو احرار نے کئے بلند ان معنوں میں کہ شور بہت بلند تھا مگر معنوی لحاظ سے دنیا کے پست ترین دعاوی تھے کیونکہ وہ دعویٰ جو خدا کی آواز کو مٹانے اور دبانے کے لئے کیا جائے وہ دنیا کا ذلیل ترین دعوی کہلا سکتا ہے۔ پس ایک لحاظ سے بلند اور ایک لحاظ سے پستی میں انتہائی ذلت کے مقام کو پہنچا ہوا یہ دعویٰ تھا جس کے رد عمل میں حضرت مصلح موعودؓ نے بہت سے پروگرام بنائے اور جماعت کو اس تحریک کے مقابلے کے لئے آمادہ کیا۔ اس دوران اللہ تعالیٰ نے القاء کے طور پر آپ کے دل پر یہ تحریک نازل فرمائی اور آپ نے اپنے خطبہ میں ذکر فرمایا کہ تحریک تو میری ہے مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ایک القاء ہے اور یقیناً یہ ایک الٰہی تحریک ہے جو دنیا میں عظیم الشان نتائج پیدا کرے گی۔ پس وہ احرار جو قادیان کی چار دیواری میں بھی احمدیت کا دم گھونٹنے کا عزم لے کر اٹھے تھے ان احرار کے اپنے دم گھونٹے گئے اور حضرت مصلح موعودؓ نے انہی دنوں میں جبکہ وہ یہ بلند بانگ دعاوی کر رہے تھے یہ اعلان کیا کہ خدا نے جو مجھے خبر دی ہے اس کے مطابق میں احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکلتی دیکھ رہا ہوں۔ پس ان کی اپنی زمینیں ان کے پاؤں تلے سے نکل گئیں اور خدا تعالیٰ نے دنیا میں وسیع ممالک کی نئی نئی زمینیں احمدیت کو عطا کیں اور آج یہ اسی تحریک جدید کے اخلاص اور قربانیوں کا پھل ہے کہ جماعت احمدیہ اس وقت دنیا کے ۱۲۶ ممالک میں قائم ہو چکی ہے۔ پس دنیا کی تحریکات اپنے عزائم لے کر اٹھتی ہیں۔ ان کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عزم کا اظہار ہوتا ہے اور ہمیشہ اللہ ہی کا عزم ہے جو دنیا پر غالب آیا کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے اس مضمون کو یوں بیان فرمایا وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۖ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ (آل عمران:۵۵) وہ بھی مکر کرتے ہیں، تدبیریں کرتے ہیں اور اللہ کا مکر یقیناً غالب آتا ہے اور ہمیشہ غالب آتا ہے اور ان معنوں میں خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ کہ وہ بدیوں کے مکر کرتے ہیں اور اللہ بھلائی کے مکر کرتا ہے اور اچھی اچھی تدبیریں کرتا ہے۔

اس مضمون کو قرآن کریم نے اور بھی کئی جگہ مختلف رنگ میں بیان فرمایا ہے پس دشمن کی ہر وہ تحریک جو خدا تعالیٰ کی کسی تحریک کے مقابل پر اٹھتی ہے اور اس کو مٹانے کا عزم لے کر اٹھتی ہے اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کے مقابل پر ایسی تحریکات جاری فرماتا ہے کہ دن بدن دشمن کے عزائم کو ناکام اور نامراد بناتی چلی جاتی ہیں اور بالآخر فتح خدا تعالیٰ کی تدبیروں کی ہی ہوا کرتی ہے۔ اس کا ایک نمونہ ہم نے تحریک جدید کی صورت میں دیکھا ہے۔ جس طرح اس درخت نے نشوونما پائی۔ جس طرح اس کی شاخیں پھیلیں اور دور دور تک مختلف ممالک میں پھیل گئیں۔ یہ ایک عظیم الشان معجزہ ہے اور وہ آنکھیں جو بینائی رکھتی ہیں اُن کے لئے احمدیت کی صداقت کے ثبوت کیلئے یہی ایک معجزہ کافی ہونا چاہئے مگر جن کو بینائی نصیب نہ ہو وہ تو سورج کو بھی نہیں دیکھ سکتے ان کے لئے تو کوئی معجزہ بھی کسی قسم کا فائدہ نہیں دے سکتا۔

تحریک جدید کے چندوں کا جہاں تک تعلق ہے خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہمیشہ قدم آگے کی طرف ہی بڑھا ہے اور گزشتہ چند سالوں میں خصوصیت کے ساتھ بیرون ممالک بہت آگے نکلے ہیں۔ جب میں لفظ بیرونی کہتا ہوں تو چونکہ میرا وطن پاکستان ہے اور پاکستان کی نسبت سے یہ کہنے کی عادت پڑی ہوئی ہے اس لئے مراد ہمیشہ یہ ہوتی ہے کہ پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک ورنہ جہاں تک احمدیت کا تعلق ہے کوئی بیرونی ملک نہیں ہے۔ سب احمدیت کے ممالک ہیں۔ سب احمدیت کی سرزمینیں ہیں ہم ہر جگہ اندرونی ملک کے رہنے والے ہیں پس اس پہلو سے اس محاورے کو سطحی طور پر سمجھیں اس کو حقیقی معنوں پر اطلاق نہ کریں۔ احمدیت کے لئے کوئی بیرونی دنیا نہیں سب احمدیت کی اپنی دنیا ہے۔ پس جہاں تک پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک کا تعلق ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ چند سالوں میں حیرت انگیز تیزی کے ساتھ جماعتوں نے قدم آگے بڑھائے ہیں یہاں تک کہ اگلے چند سالوں میں یہ خطرہ دکھائی دیتا ہے کہ بعض ممالک کے چندے پاکستان سے بھی آگے بڑھ جائیں اور ایک وقت ایسا تھا جبکہ پاکستان میں احمدیت کے دشمن اپنے منصوبے بناتے وقت اس بات کو اہمیت دیا کرتے تھے کہ احمدیت کے دنیا میں پھیلنے کی طاقت کا راز وہ چندے ہیں جو پاکستان میں اکٹھے ہوتے ہیں اور بیرونی ممالک پر خرچ کئے جاتے ہیں۔ اگر پاکستان کے چندوں کا باہر نکلنا بند کر دیا جائے تو ان کی بیرونی سرگرمیوں کا دم گھوٹا جائیگا اس لئے کئی دفعہ وفود بنا کر یہ حکومتوں کے

سربراہوں تک پہنچے اور مطالبات میں ایک اہم ترین مطالبہ یہ ہوا کرتا تھا کہ آپ نے پاکستان کی احمدیہ جماعت کو جو یہ رعایت دے رکھی ہے کہ یہ اپنے چندے دوسرے ملکوں کی طرف منتقل کروائیں یہ بہت بھاری ظلم ہے۔اس رعایت کو ختم کرنا چاہئے اس کے برعکس ہمیں یہ موقعہ ملنا چاہئے کہ ہم آپ کی مدد سے بیرونی دنیا میں یعنی پاکستان سے باہر کی دنیا میں تبلیغ کریں چنانچہ بالآخر ان کے یہ مطالبات منظور ہوئے۔ پاکستان کی جماعت احمدیہ کو Exchange کی جو سہولت دی جاتی تھی وہ سہولتیں بند کر دی گئیں اور بہت سی قدغنیں لگا دی گئیں۔ یہاں تک کہ واقعۃً انہوں نے گویا جماعت کے مالی نظام کی شہ رگ پر ہاتھ ڈالا اور یہ سمجھا کہ اس طرح تمام دنیا میں احمدی جماعتوں کو خون کی سپلائی بند ہو جائے گی لیکن اللہ تعالیٰ نے جو نتیجہ ظاہر فرمایا وہ اس کے بالکل برعکس ہے۔اب پاکستان کا چندہ تمام دنیا کے تحریک جدید کے احمدی چندوں کے مقابل پر ایک تہائی بھی نہیں رہا اور بعض ممالک اس تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں کہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے پاکستانیوں کے لئے خطرہ ہے کہ چند سال کے بعد وہ صفِ اول میں کھڑے رہنے سے محروم رہ سکتے ہیں۔پس ان کو دعا بھی کرنی چاہئے اور کوشش بھی کہ جو اولیت کا مقام اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمایا ہے اس کو وہ قائم رکھیں۔

تفصیلی رپورٹیں پڑھ کر سنانے کا تو اس خطبہ میں وقت نہیں ہے لیکن جیسا کہ میں نے گزشتہ سال یہی طریق اختیار کیا تھا کہ چند چوٹی کی بڑی بڑی خدمت کرنیوالی جماعتوں کی فہرست آپ کے سامنے پڑھ کر سناؤں گا اور چندوں کے متعلق کہیں نہ کہیں ایسے تبصرے کروں گا جس کے نتیجہ میں ان جماعتوں کو بھی فائدہ ہو اور دوسری سننے والی جماعتوں کو بھی احساس ہو کہ وہ آگے بڑھنے والی جماعتوں کے مقابل پر کہاں کھڑے ہیں اور کس کس جگہ کمی ہے اور کہاں ترقی کی مزید گنجائش موجود ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حسب سابق امسال بھی پاکستان کو خدا تعالیٰ نے اولیت عطا کی ہے اور اس کے بعد جرمنی کی جماعت کو یہ سعادت نصیب ہوئی ہے کہ دنیا کے باقی تمام ممالک کے مقابل پر وہ اول ٹھہرے۔ چنانچہ ان میں ہر لحاظ سے خدا کے فضل سے نمایاں ترقی پائی جاتی ہے۔ ۹۰-۱۹۸۹ء میں جرمنی کی جماعت کا وعدہ ایک لاکھ ۳۷ ہزار ۵۶۴ پاؤنڈ تھا جس کے مقابل پر ان کی وصولی ایک لاکھ ۴۷ ہزار ۹۵۳ پاؤنڈ تھی گویا کہ وعدہ بھی خدا کے فضل سے بہت اچھا اور وصولی بھی وعدے سے بڑھ کر ۹۱-۱۹۹۰ء میں جرمنی کی جماعت نے اپنا وعدہ بڑھا کر ایک لاکھ ۵۰ ہزار ۹۴۳

کر دیا اور خدا کے فضل سے وصولی بھی ایک لاکھ ۵۰ ہزار ۹۴۳ ہے۔ اس ضمن میں یہ بات کھولنا چاہتا ہوں کہ جن جماعتوں کی طرف سے بعینہٖ اتنی ہی وصولی کی خبر ملتی ہے ان کے مالیاتی نظام کی صحت پر شک پڑ جاتا ہے کیونکہ اتنی بڑی تعداد میں چندہ دہندگان موجود ہوں تو یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ جتنا وعدہ کیا گیا ہو بعینہٖ اتنا ہی وعدہ پورا ہو۔ وجہ یہ ہے کہ بعض وعدہ کنندگان بیچارے ایسے بھی ہیں جو بڑے اخلاص سے نیک نیتی سے وعدہ کرتے ہیں لیکن درمیان میں حادثات کا شکار ہو کر مالی لحاظ سے یہ توفیق نہیں پاتے کہ اپنے وعدے کو پورا کر سکیں چنانچہ بعض دفعہ ان کی طرف سے بڑی دردناک چٹھیاں ملتی ہیں کہ ہم مجبور ہو گئے ہیں اگر اجازت دی جائے تو کچھ عرصہ کے لئے ہمیں وصولی کی قید سے آزادی دی جائے، پھر جب خدا توفیق عطا فرمائے گا ہم شامل ہو جائیں گے تو یہ واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ یہ حوادث زمانہ ہیں ان سے کسی ملک کو بھی استثناء نہیں ہے۔ جرمنی کو بھی نہیں ہے۔ وہاں بھی ایسے واقعات ہوئے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ عموماً ایک طبقہ ایسا بھی ہوتا ہے جو چندہ لکھواتا ہی نہیں اور اگر لکھوانا چاہے بھی تو کسی نہ کسی جگہ چندے لکھنے والوں کی طرف سے غفلت ہوتی ہے کیونکہ ہم نے بالعموم یہ دیکھا ہے کہ وصولی کی طرف تو زیادہ سنجیدگی سے توجہ دی جاتی ہے لیکن وعدے لکھوانے کی طرف اتنی سنجیدگی سے توجہ نہیں دی جاتی کیونکہ جماعت میں بالعموم یہ بڑا گہرا تاثر ہے کہ پیسہ تو ہم نے دینا ہی دینا ہے۔ یا لوگوں نے چندہ تو ادا کرنا ہی کرنا ہے وصولی کے وعدے تو ایک رسمی سی چیز ہے، یہ نہ بھی ہو تو فرق نہیں پڑتا اس لئے میرا سالہا سال کا یہی تجربہ ہے جب میں وقف جدید میں بھی کام کرتا تھا کہ وعدے لکھوانے میں جماعتوں کی طرف سے سستی ہوتی ہے اور عملاً وصولی کے وقت جماعتیں خدا کے فضل سے مستعد ہو جاتی ہیں۔ پس وعدوں سے وصولی بڑھنی چاہئے اور بالعموم یہی ہوا کرتا ہے کہ جو لوگ کم دے سکتے ہیں ان کے مقابل پر زیادہ دینے والے نسبتاً زیادہ ہوتے ہیں اور بالعموم یہی شکل بنتی ہے کہ آخر وعدوں کے مقابل پر وصولی بڑھ جاتی ہے اس کے برعکس بعض اور جماعتیں بحیثیت ملک کی اقتصادی حالت کے بہت کمزور ہوتی ہیں یعنی سارے ملک کی اقتصادی حالت اتنی کمزور ہوتی ہے جیسے سیرالیون میں کہ ایک وقت کی روٹی بھی اکثر باشندوں کو میسر نہیں آ رہی۔ ایسے حالات میں وعدے خواہ کتنے ہی اخلاص سے لکھائے گئے ہوں سارے ملک کا اقتصادی معیار مہینوں کے اندر گرتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ کئی گنا روپے کی قیمت میں کمی واقع ہو جاتی ہے

اور ایسے لوگ اگر چاہیں بھی تو پھر وعدے پورے نہیں کر سکتے تو ان کا وعدوں کو پورا کرنا ان کے اخلاص کے لئے پیمانہ نہیں ہے بلکہ کسی اور چیز کا پیمانہ ہے۔ یہ ان کی بے کسی اور مجبوری کا پیمانہ ہے پس اس پہلو سے بھی یہ عقلاً ممکن ہی نہیں کہ جتنے وعدے لکھوائے گئے ہوں بعینہ اتنی وصولی ہو جائے تو جرمنی کی اس رپورٹ میں کچھ خامی رہ گئی ہے۔ یہ وصولی تو یقیناً ہوئی ہے کیونکہ جہاں تک میں نے ان کے مالی نظام کو دیکھا ہے جب وہ کہتے ہیں کہ یہ وصولی ہے تو لازماً وہ اتنا روپیہ دکھاتے ہیں۔ موجود ہوگا لیکن میرا خیال ہے کہ جلدی کی رپورٹ ہے اور بہت سی وصولیاں ابھی آئی نہیں ہوں گی۔ اس پہلو سے میں سمجھتا ہوں کہ ان کو بھی اس معاملہ پر نظر ثانی کرنی چاہئے جیسا کہ U.K کو بھی یعنی انگلستان کی جماعت کو بھی اپنی رپورٹ پر نظر ثانی کرنی چاہئے۔ U.K کا ۹۰ ہزار پاؤنڈ کا وعدہ تھا اور بعینہ ۹۰ ہزار پاؤنڈ پورا ہوا ہے اب یہ بھی عقل میں آنے والی بات نہیں ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ اس سے پچھلے سال U.K کا وعدہ ۹۰ ہزار کا تھا اور وصولی ۷۱ ہزار ۲۰۷ تھی اس لئے یہ تعجب کی بات ہے کہ کیا واقعہ ہوا ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ امیر صاحب اس کی چھان بین کر کے پھر رپورٹ بھجوائیں گے۔ بہر حال U.K کی یہ خوش قسمتی ہے کہ جرمنی کے بعد یہ دوسرے نمبر پر ہیں اور تیسرے نمبر پر امریکہ ہے جس کے وعدے گذشتہ سال ۷۰ ہزار ۱۷۵ کے تھے اور وصولی بھی بعینہ ۷۰ ہزار ۱۷۵ کی تھی جو تعجب انگیز ہے اور امسال ان کے وعدے ۸۷ ہزار ۹۴۷ کے تھے اور وصولی بھی بعینہ ۸۷ ہزار ۹۴۷ ہی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی امیر صاحب کے لئے چھان بین کرنے کی کافی گنجائش موجود ہے۔ کینیڈا کا نمبر چوتھا ہے یعنی پاکستان کو چھوڑ کر اور ان کے وعدے گزشتہ سال ۵۱ ہزار ۵۹ کے تھے اور وصولی ۴۷ ہزار ۳۹۸ تھی اور امسال ان کے وعدے ۶۱ ہزار ۱۷۱ کے تھے۔ اور وصولی ۵۰،۰۴۲ پس کینیڈا کو خصوصیت سے توجہ کرنی چاہئے۔ بڑی مخلص جماعت ہے لیکن بہت حد تک تربیت کے محتاج نوجوان بھی وہاں پہنچے ہوئے ہیں اور بعض ایسے خاندان ہیں جن کا پہلے جماعت سے کوئی ایسا خاص تعلق نہیں تھا۔ کینیڈا میں جا کر ان کے اندر نئی زندگی پیدا ہوئی ہے تو وہاں کے مالی نظام کو مستحکم کرنے کی ضرورت ہے ان کا مرکزی نظام تو بہت مستحکم ہے اور کمپیوٹر کی مدد سے جدید ترین طریق پر وہ حسابات رکھتے ہیں لیکن خالی کمپیوٹر سے کام نہیں بنا کرتے۔

نظام جماعت میں دو چیزوں کی ضرورت ہے اول اخلاص کے معیار کو بلند کرنا۔ دوسرے

کارکنوں کی محنت اور نظم وضبط کے نظام کو بہتر بنانا اگر سلسلہ کے کارکن محنت سے کام کرنے والے ہوں اور نظم وضبط کے ساتھ ان کے کام کی نگرانی ہو تو بالعموم خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دبے ہوئے اخلاص بھی چمک اٹھتے ہیں اور جماعت میں نئی زندگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اخلاص کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو یہ ہے جو ظاہر و باہر پریشانیوں سے پھوٹتا اور قربانیوں سے ظاہر ہوتا ہے اور ایک وہ ہے جو ہر احمدی کے دل میں بیج کے طور پر موجود رہتا ہے یا دبی ہوئی لہروں کے طور پر موجود رہتا ہے۔ ایسے اخلاص کو ابھارنا اور باہر لانا یہ سلسلہ کے کارکنوں کی کارکردگی پر منحصر ہے۔ اگر وہ اچھے ہوئے مخلص ہوں عقل والے ہوں، حکمت کے ساتھ بجائے روپے کے مطالبے کرنے کے ان کے اخلاص کے جذبات کو ابھارنے کی کوشش کرنے والے ہوں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے بہترین نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔

انڈونیشیا کا نمبر پاکستان کو چھوڑ کر باہر کی دنیا میں پانچواں ہے۔ انڈونیشیا نے گزشتہ سال ۳۴ ہزار کے وعدے کئے تھے اور وصولی ۳۷ ہزار کی ہوئی امسال یعنی جو سال اب گزر چکا ہے اس میں ۴۵ ہزار ۷۸۵ کے وعدے تھے اور وصولی ۴۵ ہزار ۷۸۵ ہوئی ہے۔ اس وصولی کی ممکن ہے ایک یہ بھی وجہ ہو یعنی بعینہٖ ہونے کی کہ بعض جماعتوں نے ابھی تک رپورٹیں نہیں بھجوائیں اور جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے شاید انڈونیشیا بھی اس میں شامل ہے۔ ان کے متعلق مال کے شعبہ نے یہ طریق اختیار کیا ہے کہ گزشتہ سال کی رپورٹ کو دہرایا ہے۔ یعنی وعدوں کی رپورٹ تو مل چکی ہے لیکن وصولی کی گزشتہ سال کی رپورٹ کو انہوں نے من وعن اسی طرح بیان کر دیا ہے۔ جو پہلی جماعتیں تھیں جن پر میں نے تعجب کا اظہار کیا ہے ان کی رپورٹیں مل چکی ہیں اور رپورٹوں میں بعینہٖ وہی اعداد وشمار ہیں جیسے میں نے پڑھ کر سنائے ہیں لیکن انڈونیشیا کے معاملہ میں ابھی آخری رپورٹ آنے والی ہے۔

ماریشس کا نمبر چھٹا آتا ہے اور ان کا گزشتہ وعدہ ۹،۶۰۸ تھا وصولی ۹،۷۲۴ اور امسال ۱۶،۶۵۰ اور وصولی ۱۶،۶۵۰ ہے یہ بھی تعجب انگیز ہے۔

یہ معاملہ یقیناً تعجب انگیز ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں جماعتیں ایسی ہیں جن کی وصولی بعینہٖ وعدوں کے مطابق ہے جب کہ خدا کے فضل سے تعداد چندہ دہندگان بہت بھاری ہے اور یہ عقلاً ممکن نہیں ہے کہ بعینہٖ ویسی وصولی ہو۔ ماریشس کا بھی یہی حال ہے ۱۶،۶۵۰ کے وعدے ۱۶،۶۵۰ وصولی اور جاپان کی وصولی امسال معمولی سی کم رہ گئی ہے جس کی جاپان سے بہر حال توقع نہیں ہے ۱۵،۱۵۵

کے ان کے وعدے تھے اور وصولی ۱۴،۷۵۱ کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس میں بھی رپورٹ کی کوئی خامی رہ گئی ہوگی ورنہ جماعت جاپان کا جیسا کہ میں نسبتاً تفصیلی ذکر کروں گا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان سے ہرگز یہ امید نہیں کہ وعدہ سے کم وصولی کرنے والے ہوں۔

ہندوستان کی پوزیشن پاکستان کے بعد باہر کی جماعتوں میں آٹھویں نمبر پر ہے۔ان کے وعدے سال گزشتہ ۱۴،۱۳۱ تھے وصولی ۱۱،۴۰۰ اور اب جو سال گزر رہا ہے اس میں ۱۴،۵۴۴ کے وعدے تھے اور وصولی ۱۲،۳۰۷۔ ہندوستان کے حالات ایسے ہیں کہ ان میں یہ بات سمجھنے کے قابل ہے یعنی سمجھی جاسکتی ہے اور ان کو اس بات کا حق دیا جاسکتا ہے کہ یہ کسی حد تک وصولی میں پیچھے رہ جائیں کیونکہ کشمیر کی جماعتیں بہت ہی سنگین حالات میں سے گزر رہی ہیں اور ہندوستان ویسے بھی بہت پھیلا ہوا ملک ہے جس کے مقابل پر قادیان میں جماعتوں تک پہنچنے کے جو وسائل ہیں وہ سر دست نسبتاً کم ہیں۔انسپکٹران بھی کم ہیں اور لمبے سفر درپیش ہوتے ہیں۔چھوٹی چھوٹی جماعتوں کی خاطر اگر یاددہانی کے لئے انسپکٹر بھیجے جائیں تو انسپکٹر بھجوانے کا خرچ زیادہ آتا ہے اور وہاں سے وصولی کم ہوتی ہے تو اس لحاظ سے کچھ ایسی دقتیں ہیں کہ ان کی مجبوریاں ہیں۔اس کے باوجود میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان اللہ تعالیٰ کے فضل سے قربانی کے میدان میں پہلے کی نسبت زیادہ آگے بڑھ رہا ہے۔

جہاں تک فی کس وصولی کا تعلق ہے اس لحاظ سے خدا تعالیٰ کے فضل سے جاپان تمام دنیا کو میلوں پیچھے چھوڑ گیا ہے لیکن اس سے پہلے میں تعداد کا ذکر کردوں۔ چندہ دہندگان کی تعداد بہت اہمیت رکھتی ہے۔اس پہلو سے ہمیں تعداد پر بھی ہمیشہ نظر رکھنی چاہئے۔

جرمنی میں چندہ دہندگان کی تعداد گزشتہ سال ۴،۸۷۴ تھی اس سال خدا کے فضل سے ۴،۹۰۰۔U.K میں ۳۰۰۰ تھی اب جو بڑھ کر ۳۳۰۳ ہوگئی امریکہ میں ۱،۲۲۵ تھی اور اب گر کر ۱،۱۶۹ رہ گئی۔کینیڈا میں ۲،۲۵۲ تھی جو بڑھ کر ۲،۵۰۰ ہوئی اور انڈونیشیا میں ۷،۲۴۵ تھی جو بڑھ کر ۹،۶۹۱ بن گئی ماریشس میں ۹۷۴ کے مقابل پر ۱،۳۹۵ تعداد ہوئی اور جاپان میں ۱۱۰ سے بڑھ کر ۱۳۰ تک تعداد پہنچ گئی ہے۔ ہندوستان میں ۱۲،۸۱۵ تعداد تھی اور اب بھی ۱۲،۸۱۵ دکھائی گئی ہے جو عقلاً ممکن نہیں اس لئے ان کے اعداد وشمار میں بھی درستی کی گنجائش موجود ہے۔

پہلے دس میں ناروے بھی شامل ہے۔ان کے چندہ کی کیفیت یہ ہے کہ سال گزشتہ انہوں

نے ۶۷۰۳ کا وعدہ کیا تھا اور وصولی ۶۷۱۰ تھی اور امسال یعنی سال جو آج ختم ہو رہا ہے ان کا وعدہ ۶۷۰۴ کا تھا اور وصولی ۶۷۶۵ ہے ان کی تعداد میں بھی خدا کے فضل سے اضافہ ہوا ہے ۴۱۵ پچھلے سال تھی اور اب ۴۵۳ ہو چکی ہے۔

اس کے بعد میں فی کس وصولی کے متعلق بیان کرتا ہوں۔ جاپان دنیا کے سب ممالک میں فی کس وصولی کے لحاظ سے آگے نکل گیا ہے۔ جاپان کی جماعت نے فی چندہ دہندہ تحریک جدید ۱۱۳،۴۶ پاؤنڈ ادا کئے ہیں جو بہت بھاری رقم ہے اور امریکہ جاپان سے تقریباً نصف ہے پیچھے رہ گیا ۶۷ء۲۳ پاؤنڈ زفی چندہ دہندہ تحریک جدید ادا ہوا ہے۔ جرمنی خدا تعالیٰ کے فضل سے تیسرے نمبر پر ہے اور ۸۸ء۳۰ پاؤنڈ فی چندہ دہندہ ادا کیا ہے جو جاپان سے تقریباً چوتھا حصہ اور امریکہ سے تقریباً نصف ہے لیکن اس پہلو سے جرمنی کی قربانی قابل تحسین ہے کہ جرمنی کی جماعت میں بھاری اکثریت غرباء کی ہے اور ایسے بھی ہیں جو بغیر کسی کام کے ہیں اور حکومت کی طرف سے جو زندگی کی بقاء کے لئے گزارے ملتے ہیں اس پر گزارہ کر رہے ہیں اور اس پر بھی چندے دے رہے ہیں اس لئے جہاں تک جرمنی کی جماعت کا تعلق ہے ان کا ۳۰ پاؤنڈ فی کس تحریک جدید کا چندہ ادا کرنا بہت ہی عظیم الشان قربانی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزادے اور ان کے اموال میں، جان میں، اخلاص میں اور بھی بہت ترقی دے جس طرح کہ باقی جماعتوں کے لئے بھی ہماری یہی دعا ہے۔ U.K کی کیفیت ۲۴،۲۷ ہے اب یہ سوچنے والی بات ہے کہ انگلستان کی جماعت جرمنی سے پیچھے رہ جائے۔ جہاں تک تعداد کا تعلق ہے چونکہ جرمنی کی جماعت تعداد میں بڑھ گئی ہے اس لئے ہم یہ سوچ سکتے ہیں کہ جرمنی کا چندہ U.K سے بڑھ جائے لیکن فی کس قربانی کے معیار کے لحاظ سے جرمنی کی جماعت اقتصادی لحاظ سے انگلستان سے بہت پیچھے ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں خدا کے فضل سے ابھی قربانی کی اور بھی گنجائش موجود ہے۔ کینیڈا ۲۰،۱۱ ہے۔ ان کی بھی کیفیت کم و بیش جرمنی والی ہی ہے کیونکہ بہت سے لوگ بے کار ہیں اور ویسے بھی اقتصادی بحران ملک میں بہت ہے لیکن اس کے باوجود جرمنی سے اتنا پیچھے رہ جانا یہ تعجب انگیز ہے۔ ناروے ۱۴،۹۳ ہے ناروے خدا کے فضل سے اقتصادی لحاظ سے اچھا ملک ہے۔ کافی مستحکم ملک ہے اگر چہ وہاں دوست یہ شکایت کرتے ہیں کہ بہت برا حال ہو چکا ہے لیکن اس کے باوجود جہاں تک آمدنیوں کا تعلق ہے یا حکومت کی طرف سے

وظائف کا تعلق ہے ناروے میں آمدنیوں کا معیار کافی معقول ہے۔ان کا عذر یہ ہوسکتا ہے کہ اس کے مقابل پر خرچ بھی زیادہ ہیں مگر بہر حال ناروے کا کینیڈا سے اتنا پیچھے رہ جانا ضرور تعجب انگیز ہے۔باقی جو ایشیائی یا افریقی ممالک ہیں ان کے اقتصادی حالات یورپ اور امریکہ وغیرہ سے بالکل مختلف ہیں اس لئے وہاں ایسا موازنہ نہیں کیا جا سکتا تاہم اب چند نام اور پڑھ کر سناتا ہوں۔ماریشس کی قربانی ۹۳،۱۱ تقریباً ۱۲ پاؤنڈ فی کس ہے انڈونیشیا کی ۲۷،۴ ہے جو خدا کے فضل سے انڈونیشیاء کے حالات کے مطابق اچھی ہے اور پاکستان کی ۸۸ء۲ ہے جو پاکستان کے لحاظ سے خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت معقول ہے کیونکہ وہاں ۶ فی کس کے حساب سے یا ۱۲ فی کس کے حساب سے بچوں وغیرہ کو شامل کیا جاتا رہا ہے اور اب یہ بنتا ہے ۱۲۰ سے کچھ اوپر ۱۲۵ فی کس کے لگ بھگ رقم بنتی ہے یعنی روپوؤں میں۔اس لحاظ سے تو خدا کے فضل سے پاکستان کا معیار قربانی بھی کافی بلند ہے۔

سوئٹزرلینڈ، بلجیئم، فرانس، سویڈن اور ڈنمارک یہ ان ممالک میں سے ہیں جو مجموعی قربانی کے لحاظ سے تو پہلے دس میں جگہ نہیں پا سکے لیکن نسبتی قربانی کے لحاظ سے فی کس چندہ دہندہ کے لحاظ سے ان کا قربانی کا معیار قابل تحسین ہے۔سوئٹزرلینڈ میں فی کس چندہ دہندہ نے ۷۱ پاؤنڈز ۴۷ پینس ادا کئے بیلجیئم نے ۴۰ء۴۸ یعنی ۴۸ پاؤنڈز ۴۰ پینس، فرانس میں فی کس چندہ دھندہ نے ۳۳ پاؤنڈ ۵۰ پینس سویڈن نے ۲۲ پاؤنڈ ۱۴ پینس اور ڈنمارک نے ۱۹ پاؤنڈ ۳۴ پینس ادا کئے۔

افریقن ممالک میں جو نمایاں طور پر آگے بڑھنے والے ہیں ان میں کینیا اور گیمبیا ہیں۔ کینیا خدا کے فضل سے اقتصادی لحاظ سے باقی افریقہ میں بہتر ہے۔وہاں فی کس تحریک جدید کا چندہ ادا کرنے والے نے ۵ پاؤنڈ ۲۳ پینس ادا کیا اور گیمبیا میں ۴ پاؤنڈ ۴۱ پینس۔گیمبیا اقتصادی لحاظ سے کینیا سے بہت پیچھے ہے اور بہت غریب ممالک میں شمار ہوتا ہے اس لحاظ سے گیمبیا کے احمدیوں کا مالی قربانی کا معیار خدا کے فضل سے بہت قابل تحسین ہے۔اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزا دے۔برکنیا فاسو میں بھی نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں اور یہ ملک تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔یہاں بھی چندوں کے معیار میں بہتری کی طرف نمایاں رجحان ہے اور فی چندہ دہندہ ۳ پاؤنڈ ۷۷ پینس برکینیا فاسو نے ادا کیا ہے جو خدا کے فضل سے ان کی اقتصادی حالت کے مقابل پر بہت بہتر ہے۔بینن نے ۲ پاؤنڈ ۴۹ پینس ادا کئے ہیں۔یہ بھی ایک چھوٹا سا غریب ملک ہے لیکن اللہ کے فضل سے یہاں بھی جماعت اچھی

قربانی کرنے والی اور آگے بڑھنے والی ہے نائیجریا ابھی اقتصادی لحاظ سے بہت پیچھے ہے۔ یہ شاید کینیا سے بھی مضبوط ہو یا غالباً مضبوط تو نہیں لیکن اس کے قریب ہی ہوگا کیونکہ یہاں تیل کے ذخائر دریافت ہوئے ہیں اس لحاظ سے یہ دولت ہے ورنہ آبادی بھی بہت ہے۔ کئی لحاظ سے غربت بھی ہے اس لئے میں معین نہیں کہہ سکتا کہ دونوں میں سے کون اقتصادی لحاظ سے زیادہ مضبوط ہے مگر اچھے ممالک میں سے ہے اور اس کے باوجود تحریک جدید کی مالی قربانی میں صرف ایک پاؤنڈ ۲۸ پینس ادا کئے ہیں اور باقی ممالک تو بے چارے پھر برائے نام قربانی کرنے والے ہیں لیکن ان کی غربت کو اگر پیش نظر رکھا جائے تو ہوسکتا ہے بہت سے اعلیٰ مقام پانے والے ممالک سے بھی ان کے اخلاص کا معیار خدا کی نظر میں بلند تر شمار ہو۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کس کی قربانی مقبول ہے اور کس کی نہیں۔ روپوؤں میں ہم اس کو جانچنے کی کوشش کرتے ہیں، روپے کے پیمانوں میں اس کو جانچتے اور اندازے لگاتے ہیں کہ جماعت کا اخلاص کیا ہوگا لیکن نیتوں کا مضمون بہت ہی گہرا اور پھیلا ہوا اور الجھا ہوا مضمون ہے اس لئے آخری فیصلہ تو خدا کی چوکھٹ پر ہوگا۔ اس چوکھٹ میں اگر یہ قربانیاں مقبول ہو جائیں اور خدا تعالیٰ ان کو قبول فرمائے اور اپنی خوشنودی کی سند عطا فرما دے تو ایک پیسہ بھی ہو تو دنیا کی سب دولتوں سے بڑھ کر ہے اس لئے آخر پر میری جماعت کو یہی نصیحت ہے کہ یہ فیصلہ جو بالآخر خدا کی قبولیت کی چوکھٹ پر ہونا ہے اس کا آغاز آپ کے دل کی چوکھٹ سے ہے۔ جو قربانی اس دل کی چوکھٹ سے خلوص اور پیار اور محبت کے ساتھ نکلتی ہے اسے لازماً پر پرواز عطا ہوتے ہیں۔ وہ لازماً ایسی رفعتیں پاتی ہے کہ آسمان کی بلندیوں تک پہنچے اور خدا کے حضور پایہ قبولیت میں جگہ پائے۔ جو قربانی دل کی چوکھٹ سے الجھی ہوئی اور پشیمان صورت میں نکلتی ہے جس میں نیتوں میں اختلاط ہو جاتے ہیں کچھ یہ نیت کچھ وہ نیت جہاں کئی قسم کی دوسری کمزوریاں نیتوں میں جگہ پالیتی ہیں ان قربانیوں کو رفعتیں نصیب نہیں ہوا کرتیں خواہ اعداد و شمار کے لحاظ سے ہم ان کو کتنا ہی بلند مرتبہ کیوں نہ دیکھیں اس لئے آخری فیصلہ کن امر یہی ہے جس کو ہمیشہ جماعت کو پیش نظر رکھنا چاہئے کہ اپنے دل سے پھوٹتے ہوئے قربانی کے جذبوں پر نگاہ کیا کریں۔ وہیں ان کی تقدیر طے ہونی ہے۔ وہیں ان کی قسمت کے فیصلے لکھے جائیں گے۔ اگر دل پاک صاف ہوں اور قربانی میں اللہ کی محبت اور خالص اللہ کی رضا شامل ہو تو ایسی قربانیاں اللہ تعالیٰ کے حضور ضرور قبولیت کے مقام میں جگہ پاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ

جماعت کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ اخلاص سے دی جانے والی قربانیوں میں برکت بہت ہوتی ہے۔ ان کے تھوڑے میں بھی اللہ تعالیٰ بے انتہاء برکتیں ڈالتا ہے اور اب تک خدا کی تقدیر یہی فیصلے صادر فرما رہی ہے کہ جماعت کے تھوڑے میں بھی بے انتہاء برکتیں ڈالی گئیں اس لئے خدا کی تقدیر کے اس پیمانے پر پرکھتے ہوئے ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ آج تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی قربانیوں میں اخلاص اور پاکیزہ نیتوں کے عنصر غالب رہے ہیں۔ خدا کرے کہ ہمیشہ یہ عناصر غالب ہی رہیں اور جماعت کے تھوڑے اموال میں بے انتہاء برکتیں پڑتی رہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے رحمتیں نازل ہوتی رہیں۔

اب جاپان کے جلسے کے آغاز کے لئے میں چھوٹا سا پیغام جماعت جاپان کو دینا چاہتا ہوں جماعت جاپان کا چند سال پہلے تک یہ حال تھا کہ خدا کے فضل سے زندگی کا احساس تو تھا۔ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی خواہش تو تھی مگر اپنے پاؤں پر کھڑی نہیں ہوسکی تھی اس لئے ہمیں ایک مشن کو بند کرنا پڑا کیونکہ جماعت کی تعداد کی نسبت کے لحاظ سے بہت زیادہ خرچ ہو رہا تھا اور میں نے یہ فیصلہ کیا کہ ایک مشن کو بند کر دیا جائے کیونکہ افریقہ اور دوسرے غریب ممالک پر اتنے ہی خرچ میں بہت زیادہ کام ہوسکتا ہے۔ وہ جو جماعت جاپان کو ایک ٹھیس پہنچی ہے اس نے ایک حیرت انگیز ردعمل پیدا کیا ہے اور جماعت جاپان جو بہت ہی محدود تعداد کے اکثر نوجوانوں پر مشتمل ہے ان کے اندر نہ صرف ایک بیداری پیدا ہوئی بلکہ یہ عزم پیدا ہوا کہ ہم اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں گے اور ہمارا ٹوکیو مشن بند نہ کیا جائے۔ اس کے بعد میں نے وہاں دورہ کیا اور جہاں تک میں نے مختلف ممالک کے دورے کئے ہیں میرے نزدیک جتنا اچھا غیر معمولی انقلاب نیک اثر جماعت جاپان پر پڑا ہے ویسی کوئی اور مثال میرے سامنے نہیں یعنی دورے کے بعد تو یوں لگتا تھا کہ اس جماعت کی کایا پلٹ گئی ہے۔ ایک نئی جماعت جس طرح مردوں سے اٹھ کھڑی ہوتی ہے ایسی ایک کیفیت پیدا ہوئی اور نوجوان ویسے بھی خدا کے فضل سے حساس دل رکھتے ہیں جذبات محبت کا جواب جذبات محبت سے دینے والے ہوتے ہیں اور خصوصیت سے جاپان کی نوجوان جماعت نے تو جو بھی فتوحات حاصل کی ہیں وہ قلبی کیفیات سے حاصل کی ہیں۔ ان کے نوجوانوں میں بے حد محبت کا مادہ ہے اور بہت زیادہ فدائیت پائی جاتی ہے۔ تھوڑے سے اشارے پر بھی اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں تو ان کے

اعداد و شمار آپ کو بتائیں گے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے فی کس قربانی کے لحاظ سے یہ دنیا کی ہر دوسری جماعت کو نہ صرف پیچھے چھوڑ چکی ہے بلکہ بہت پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ نئے معیار قائم کر دیئے ہیں، نئے پیمانے بنا دیئے ہیں اور ساری دنیا کے لئے ایک ایسا نمونہ بن گئی ہے جس کی پیروی کے لئے اب کھلی دعوت ہے۔ صلائے عام ہے جس میں طاقت ہے جس میں توفیق ہے وہ اس چیلنج کو قبول کرے اور ان کے پیچھے پیچھے ان کی پیروی کرتے ہوئے ان سے آگے بڑھنے کی کوشش کرے۔ اس لئے یہ تو میں نہیں کہتا کہ جماعت جاپان ہی ہمیشہ اول رہے مگر اس اولیت کو حاصل کرنے کے لئے جو کھلے رستے ہیں ان پر میری خواہش یہی ہے کہ ساری جماعتیں دوڑیں اور چونکہ جماعت جاپان کو اولیت عطا ہو چکی ہے اس لئے وہ اور بھی تیز دوڑے اور اس طرح یہ مقابلے جن کا ذکر قرآن کریم میں فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ (البقرہ:۱۴۹) کی نصیحت میں ملتا ہے ہمیشہ جاری وساری رہیں اور اللہ تعالیٰ پہلوں کو بھی قبول فرمائے اور بعد میں آنے والوں کو بھی قبول فرمائے۔

ہاں اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ زیادہ سے زیادہ چندہ دہندگان کی تعداد جس میں بچے عورتیں سب شامل ہیں۔ جاپان میں صرف ۱۳۵ بنتی ہے اور تعداد کے لحاظ سے وقف جدید کو یہ اعزاز ملا کہ وقف جدید میں جاپان میں ۱۳۵ چندہ دہندگان شامل ہوئے اور اس پہلو سے کل تعداد کے مقابل پر جتنے چندہ دہندگان شامل ہوئے ہیں اس میں جاپان نے ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے ۳۲۲۳ پاؤنڈ چندہ ادا کیا جو ۲۳،۸۷ پاؤنڈ فی کس بنتا ہے جو وقف جدید کے نقطہ نگاہ سے بہت بھاری قربانی ہے کیونکہ وقف جدید میں چندوں کا معیار عموماً بہت تھوڑا ہوتا ہے۔ پھر چندہ تحریک جدید میں ۱۴ ہزار ۱۵۷ ادا کیا اور کل چندہ دہندگان ۱۳۰ ہیں۔ فی کس ۱۱۳،۴۶ پاؤنڈ ادا کیا گیا ہے جو خدا کے فضل سے ایک حیرت انگیز رقم ہے۔ دنیا کی کسی جماعت کو شاید اس کے نصف تک پہنچنے کی بھی توفیق نہ ملی ہو۔ ایک امریکہ ہے جو نصف سے کچھ زائد ہو گیا ہے۔ باقی سب جماعتیں پیچھے ہیں۔

جماعت جاپان کا ۹۱-۹۰ء کا بجٹ ۶۷،۸۲۲ پاؤنڈ تھا اب ۷۲،۳۸۴ ہے اس پہلو سے ۸۷۲ پاؤنڈ فی چندہ دہندہ ادا کیا گیا ہے۔ یہ صرف عام چندہ نہیں اس میں وصیت کا چندہ بھی شامل ہے۔ اب آپ اس میں ۱۱۳ جمع ۲۳ وہ وقف جدید والے بھی ڈال لیں تو ہزار پاؤنڈ فی کس سے اوپر رقم بن جاتی ہے لیکن یہیں ساری کہانی ختم نہیں ہو جاتی۔ گزشتہ سال اس جماعت نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم

ٹوکیو میں ایک نیا مشن بنائیں گے، مسجد اور اس کے ساتھ مشن کی عمارت اور اس کے لئے پہلی منزل پر زمین حاصل کی جائے گی اور وہاں زمینیں اتنی مہنگی ہیں کہ جتنا بھی آپ سوچیں شاید ہی آپ کا تصور وہاں تک پہنچے کہ جاپان میں زمینوں کی قیمت کیا ہے، انچوں کے لحاظ سے بکتی ہے چنانچہ انہوں نے سوچا کہ مشن کے شایان شان ایک معقول رقبہ لینے کے لئے ان کو ۹ لاکھ پاؤنڈ کی ضرورت ہوگی اور پہلے وہ تین سال میں یہ رقبہ لیں گے۔ پھر اس کے بعد اس میں وہ مشن بنائیں گے یا مجھے اب صحیح یاد نہیں کہ بعد کا پروگرام کیا ہے مگر پہلے تین سال میں انہوں نے یہ چندہ اکٹھا کرنا تھا جس کا مطلب یہ ہے کہ ۱۳۰ یا ۱۳۵ بڑے چھوٹے سب چندہ دینے والے شامل ہیں عملاً چندہ دینے والے کتنے ہیں یہ مجھے اس وقت صحیح معلوم نہیں جو مستقل کمانے والے لوگ ہیں ان کی تعداد یقیناً وقف جدید میں شامل ہو جاتے ہیں تو فی سال یہ ان سارے چندوں کے علاوہ ۳ لاکھ پاؤنڈ ادا کریں گے اور اس کا آغاز کر چکے ہیں۔ جب میں نے پہلی دفعہ یہ خبر پڑھی تو میرا دماغ بنھا گیا۔ میں نے کہا یہ کیسے کر سکتے ہیں میں جانتا ہوں درمیانی آمدنیوں والے نوجوان ہیں۔ کئیوں کے پاس کام نہیں بھی ہیں کئی کچھ تجارت وغیرہ کر رہے ہیں مگر جب خدا تعالیٰ کی خاطر انسان دل بڑھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ پھر حوصلے بڑھاتا ہے رزق میں برکت دیتا ہے۔ اخلاص میں برکت دیتا ہے تو اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ وہ کیسے روحانی جنات ہیں جو کئی سال سے قربانی کے اس معیار کو قائم رکھے ہوئے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ان قربانیوں کے ذریعہ جماعت جاپان نے اپنا ایک مقام پیدا کر لیا ہے اور اللہ تعالیٰ اس مقام کو مزید وسعتیں بھی عطا کرے گا اور رفعتیں بھی عطا کرے گا۔ پس میں جماعت جاپان کو مخاطب ہو کر کہتا ہوں کہ میں آپ کے اس جلسہ سالانہ کا آغاز کرتے ہوئے اس کا افتتاح کرتے ہوئے آپ کو اپنی طرف سے بھی اور تمام دنیا کی احمدیہ جماعتوں کی طرف سے بھی ان اعزازات پر مبارک باد دیتا ہوں جو نیکی کے میدانوں میں آپ نے حاصل کئے ہیں اور ہم سب آپ کے لئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو نئے نئے اعزازات عطا فرمائے اور نئی نئی قربانیوں کی راہیں دکھائے ان قربانی کی راہوں پر چلنے کی استطاعت عطا کرے اور اپنی جناب سے ایسی فراخی عطا فرمائے اور ایسی جزاء عطا کرے کہ اس دنیا میں بھی آپ پر حسنات اور رحمتوں کی بارشیں ہوں اور اس دنیا میں بھی آپ پر حسنات اور رحمتوں کی بارشیں ہوں۔ آپ نے ہمت کے ساتھ قربانیوں کے میدان میں اولیت کا یہ جو علم ہاتھوں میں اٹھایا

ہے اس علم کو مضبوطی سے تھامے رکھیں ۔ دعا کرتے ہوئے آگے بڑھیں لیکن آخر پر میں اس بات کی طرف آپ کو متوجہ کرتا ہوں کہ نیکی کا ایک میدان ہے جس میں ابھی آپ کو کام کی بہت ہی گنجائش ہے وہ دعوت الی اللہ کا کام ہے۔ اگر اس پہلو کی طرف بھی آپ اس طرح اخلاص کے ساتھ توجہ دیں جس طرح آپ کے بعض نو جوان دے رہے ہیں اور میں ان نو جوانوں کو جانتا ہوں جن کو سارا سال دعوت الی اللہ کا غم ایک روگ کی طرح لگا رہتا ہے اور جوں جوں ان کے وعدوں کے پورا ہونے کا وقت قریب آتا ہے بڑے کرب کے ساتھ وہ خطوط لکھتے اور دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ۔ یہاں تک کہ پھر وہاں سے فیکسز Faxes اور تاریں آنی شروع ہو جاتی ہیں کہ اتنے دن باقی رہ گئے ۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں وعدہ پورا کرنے کی توفیق بخشے تو یہ لگن جو آپ کے اندر چند نو جوانوں میں خدا کے فضل سے موجود ہے اگر ساری جماعت جاپان کو عطا ہو جائے تو اس تیزی کے ساتھ آپ میں ترقی کرنے کی گنجائش موجود ہے کہ ساری دنیا کی جماعت کے لئے اس پہلو سے بھی آپ مثال بن سکتے ہیں اور ضرورت ہے آج کہ اس پہلو سے دنیا کی کوئی جماعت باقی سب دنیا کی جماعتوں کے لئے مثال بنے جب تک یہ نہیں ہوگا ہماری بلند توقعات اور تمنائیں جو احمدیت کی وسعت کے لئے ہمارے دل میں تڑپتی ہیں اور دل سے اٹھتی ہیں وہ پوری نہیں ہوسکتیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا اور آخرت کی بہترین جزاء عطا کرے اور آپ کا جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب ثابت ہو۔ آمین